Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

M.A 3rd Semester

Paper- 10, Group-D, Hindi

Topic:- Kabir

Date - 14-10-2020

Time:- 9:30 - 10:20 A.M

# کبیر

کبیر کا شمار بھگتی کال کے اہم شعراء میں ہوتا ہے، کبیر ایک برہمن بیوہ کا لڑکا تھا، جس کی پرورش ایک جولاہے کے گھر میں ہوئی، ان کی ذہنی تربیت میں جہاں اُن کے گرو رامانند کا ہاتھ ہے وہیں حضرت تقی سہروردی کی تعلیمات وارشادات سے بھی وہ مستفید ہوئے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت میں اسلام اور ہندو دھرم دونوں کے اثرات نظر آتے ہیں، صحیح بات تو یہ ہے کہ کبیر ایک آزاد منش تھے، وہ مذہبی ظاہر داری اور عبادت کی روایات کے سخت مخالف تھے، وہ رام بھگت ضرور تھے لیکن وہ رام چندر جی کے بجائے رام کو ایک الوہی شخصیت کا حامل سمجھتے تھے۔ رحمٰن، رحیم اللہ اور رام ان کے نزدیک سب ایک تھے، ان کی اس آزادروی کی وجہ سے ہندو اور مسلمان دونوں ہی ان کے مخالف ہو گئے، دوسری طرف ان دونوں مذاہب کی ظاہر پرستی کو اہمیت نہ دینے والوں لوگ کبیر کے مسلک میں شامل ہو گئے، کبیر نے ہندو اور مسلم تصورات کو متصادم کرنے کے بجائے انھیں باہم مدغم کرنے کی کوشش کی، کبیر نے خدا اور بندے کے درمیان ایک اٹوٹ رشتہ محبت قائم کیا اور نیکی کی تلقین کی۔

کبیر کی شاعری ان کی زندگی کی سچی تصویر ہے، کبیر ظاہری رسم وروایات کے خلاف تھے، ان کی شاعری ظاہر پرستی کے خلاف سراپا احتجاج ہے، کبیر بندوں کو خدا سے جوڑنا چاہتے تھے ان کے بیشتر اشعار میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندوں کو مسجد ومندر کے چکر میں پڑنے کے بجائے براہ راست خدا سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور بندوں کے دل میں خدا براجمان ہوتا ہے اس لئے ان کی دل شکنی نہیں کی جانی چاہئے۔

کبیر کی بانی کا مجموعہ بیجک کے نام سے شائع ہوا ہے، کبیر نے اپنے اشعار میں حسب موقع برج بھاشا، پوربی ہندی اور اودھی تینوں زبانیں استعمال کی ہیں، ڈاکٹر محمد حسن کے مطابق ''ان کے کلام میں سادگی اور شیرینی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اثر، جدت اور زور بھی پایا جاتا ہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین کو اپنی روزمرہ کی سادہ زبان میں معمولی تمثیلوں اور تشبیہوں کے ذریعہ اس خوبی اور صفائی سے بیان کرجاتے ہیں کہ دل پر چوٹ لگتی ہے، ان کے کلام میں بلا تکلف عربی و فارسی الفاظ بھی استعمال

ہوئے ہیں، یہ ضرور ہے کہ ان کا کلام سپاٹ اور ناہموار ہو گیا ہے اور ان کے اشعار میں شعریت کم اور سادہ تصوف کی چاشنی زیادہ ہے۔"

کبیر کی تعلیم کوئی خاص نہیں تھی اور نہ ہی اسے ادبی ماحول حاصل ہو سکا تھا، اس لئے اس کی شاعری میں پختگی نظر نہیں آتی، نامانوس الفاظ اور ناہموار زبان کے استعمال سے اس کے بعض اشعار سمجھ میں نہیں آتے، ان خامیوں کے باوجود اس کی شاعرانہ اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اس نے ہندی کے مذہبی ادب کی توسیع میں قابل قدر خدمات انجام دیں، اس کی کوشش سے ہندی ادب کے سرمایے میں قابل قدر اضافہ ہوا، بعد میں آنے والے شعراء نے کبیر کا گہرا اثر قبول کیا، آج بھی کبیر کے اشعار شوق سے پڑھے اور پسند کیے جاتے ہیں، آج کے تناؤ بھرے کشیدہ ماحول میں کبیر کے اشعار کی مقبولیت میں اور بھی اضافہ ہوا ہے کیونکہ ان میں دکھے دلوں کے لئے تسکین کا سامان موجود ہے۔

☆☆☆